سیّد سُلیمان نَدوی

(۱۸۸۴ء-۱۹۵۳ء)

سیّد سُلیمان نَدوی ضلع پٹنہ (انڈیا) کے ایک گاؤں دیسنہ میں پیدا ہوئے۔ تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلما اعظم گڑھ، جسے علّامہ شبلی نعمانی (۱۸۵۷ء-۱۹۱۴ء) نے قائم کیا تھا، سے حاصل کی اور اُسی ادارے سے وابستہ اور علّامہ شبلی نعمانی کے خاص تلامذہ میں شامل ہو گئے۔ یہ وہ زمانہ ہے جب مولانا شبلی نعمانی اپنی عظیم تصنیف "سیرت النبیؐ" ترتیب دے رہے تھے۔ وہ دو جلدیں ہی ترتیب دے پائے تھے کہ ان کا ناگہانی انتقال ہو گیا تو یہ فریضہ سیّد سُلیمان ندوی نے اپنے ذمّے لے لیا اور باقی ماندہ چار جلدوں کی بہ طریقِ احسن تکمیل کی۔

سیّد سُلیمان نَدوی کو علّامہ شبلی نعمانی کی طرح تاریخ، بالخصوص تاریخِ عالمِ اسلام اور اَدب سے خاص لگاؤ تھا۔ چناں چہ انھوں نے سیرت، سوانح، دینِ اسلام اور زبان و ادب کے موضوعات پر تحقیقی کام کیا۔ علّامہ اقبالؒ اور سر راس مسعود کے ہم راہ حکومتِ افغانستان کی دعوت پر افغانستان گئے اور وہاں کے حالات قلم بند کیے۔ قیامِ پاکستان کے بعد کراچی آ گئے۔ حکومتِ پاکستان نے اُن کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں "نشانِ سپاس" پیش کیا۔ کراچی میں انتقال کیا۔ ان کی آخری آرام گاہ اسلامیہ کالج کراچی کے عقب میں ایک احاطے میں واقع ہے۔

سیّد سُلیمان نَدوی کی تدفین کے وقت شام کے سفیر نے کہا تھا کہ ہم سیّد سُلیمان نَدوی کو دفن نہیں کر رہے بلکہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کو دفن کر رہے ہیں۔

سیّد سُلیمان نَدوی کی تصانیف میں: "خطباتِ مدراس"، "عرب و ہند کے تعلقات"، "عربوں کی جہاز رانی"، "سیرتِ عائشہؓ"، "حیاتِ شبلی"، "نقوشِ سُلیمانی" اور "رحمتِ عالمؐ" شامل ہیں۔ شاملِ کتاب اقتباس اُن کی تصنیف "رحمتِ عالمؐ" سے مستعار ہے جس میں نبیِ کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

NOT FOR SALE PCTB

اَخلاقِ حَسَنہ

مقاصدِ تدریس:

۱۔ طلبہ کو اعلانِ نبوت سے پہلے عربوں میں جاری رسوم و روایات سے آگاہ کرنا۔
۲۔ طلبہ کو اس امر سے آگاہ کرنا کہ آپ ﷺ نے تبلیغ اسلام کے آغاز میں بڑی مشکلات کا سامنا کیا۔
۳۔ طلبہ کو سیرت نگاری اور سیرت النبیؐ کے چیدہ چیدہ نکات سے روشناس کرنا۔
۴۔ طلبہ کو مولانا شبلی نعمانی کی "سیرت النبیؐ" کو مرتب کرنے میں سیّد سلیمان ندوی کی خدمات سے آگاہ کرنا۔
۵۔ طلبہ کے دلوں میں اسلامی جذبہ پیدا کرنا اور طلبہ کو اپنے کردار اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب دینا۔
۶۔ نثر پارے کی تشریح کرنے کا انداز سکھانا۔

کسی نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حُضورِ انور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟ انھوں نے کہا: "کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا ہے؟ جو کچھ قرآن میں ہے وہ حُضور ﷺ کے اخلاق تھے۔" غرض آپ ﷺ کی ساری زندگی قرآنِ مجید کی عملی تفسیر تھی اور یہ بھی آپ ﷺ کا ایک معجزہ ہے۔ خود قرآن نے اس کی شہادت دی اور کہا:

ترجمہ: "بے شک اے محمد (رسول اللہ ﷺ)! آپ حسنِ اخلاق کے بہت بڑے رتبے پر ہیں۔"

حُضور ﷺ نہایت خاکسار، ملنسار، مہربان اور رحم دل تھے۔ چھوٹے بڑے سب سے محبّت کرتے، نہایت سخی، فیاض اور داد و دِہش والے تھے۔ اِمکان بھر سب کی درخواست پوری کرتے۔ تمام عمر کسی کے سوال پر "نہیں" نہیں کہا۔ خود بھوکے رہتے اور دوسروں کو کھلاتے۔ ایک مرتبہ ایک صحابیؓ کی شادی ہوئی، اُن کے پاس ولیمے کا کچھ سامان نہ تھا۔ حُضور ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جاؤ اور آٹے کی ٹوکری مانگ لاؤ، حالاں کہ اُس آٹے کے سوا شام کے لیے گھر میں کچھ بھی نہ تھا۔

فیّاضی اور دنیا کے مال سے بے تعلقی کا یہ عالم تھا کہ گھر میں نقد قسم کی کوئی چیز بھی ہوتی تو جب تک وہ سب خیرات نہ کر دی جاتی آپ ﷺ اکثر گھر میں آرام نہ فرماتے۔ ایک بار فدک کے رئیس نے چار اونٹوں پر غلّہ بھیجا۔ اس کو بیچ کر قرض ادا کیا گیا، پھر بھی بچ رہا۔ آپ ﷺ نے کہا: جب تک کچھ بھی باقی رہے گا، مَیں گھر میں نہیں جا سکتا، رات مسجد میں بسر کی۔ دوسرے دن جب معلوم ہوا کہ وہ غلّہ تقسیم ہو چکا ہے تب گھر میں تشریف لے گئے۔

حُضور ﷺ بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ ﷺ کے یہاں مسلمان، مشرک اور کافر سب ہی مہمان ہوتے۔ آپ ﷺ سب کی خاطر کرتے اور خود ہی سب کی خدمت کرتے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ مہمان آجاتے اور گھر میں جو کچھ موجود ہوتا، وہ اُن کو کھلا پلا دیا جاتا اور پورا گھر فاقہ کرتا۔ راتوں کو اُٹھ کر مہمانوں کی دیکھ بھال فرماتے کہ ان کو کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ گھر

NOT FOR SALE PCTB

میں رہتے تو گھر کے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرتے۔ اپنے پھٹے کپڑے آپ سی لیتے، اپنے پھٹے جوتے کو خود گانٹھ لیتے، بکریوں کا دودھ اپنے ہاتھوں سے دوہتے۔ مجمع میں بیٹھتے تو سب کے برابر ہو کر بیٹھتے۔ مسجدِ نبوی کے بنانے اور خندق کھودنے میں سب مزدوروں کے ساتھ مل کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بھی کام کیے۔

غریبوں کے ساتھ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا برتاؤ ایسا ہوتا کہ اُن کو اپنی غریبی محسوس نہ ہوتی۔ اُن کی مدد فرماتے اور اُن کی دل جوئی کرتے۔ اکثر دعا مانگتے تھے کہ خداوند! مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکین اٹھا اور مسکینوں کے ساتھ میرا حشر کر۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مظلوموں کی فریاد سنتے اور انصاف کے ساتھ اُن کا حق دلاتے۔ کمزوروں پر رحم کھاتے، بے کسوں کا سہارا بنتے، مقروضوں کا قرض ادا کرتے۔ حکم تھا کہ جو مسلمان مر جائے اور اپنے ذمے قرض چھوڑ جائے تو مجھے اطلاع دو، میں اس کو ادا کروں گا اور وہ جو ترکہ چھوڑ جائے وہ وارثوں کا حق ہے، مجھے اُس سے کوئی مطلب نہیں ہے۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بیماروں کو تسلی دیتے، ان کو دیکھنے جاتے۔ دوست، دشمن اور مومن و کافر کی اس میں کوئی قید نہ تھی۔ گناہ گاروں کو معاف کر دیتے، دشمنوں کے حق میں دعائے خیر فرماتے۔

ہم سایوں کی خبر گیری فرماتے۔ اُن کے ہاں تحفے بھیجتے، اُن کا حق پورا کرنے کی تاکید فرماتے رہتے۔ ایک دن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مجمع تھا، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "خدا کی قسم وہ مومن نہ ہو گا۔ خدا کی قسم وہ مومن نہ ہو گا۔" صحابہؓ نے پوچھا: "کون یا رسول اللہ ؟" فرمایا: "جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بچا ہوا نہ ہو۔"

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پڑوسیوں کے گھر جا کر ان کے کام کر آتے۔ پڑوسیوں کے سوا اور جو بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کسی کام کے لیے کہتا، اُس کو پورا فرماتے۔ بیوہ ہو یا مسکین یا کوئی اور ضرورت مند، سب ہی کی ضرورتوں کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پورا فرماتے اور دوسروں کے کام کرنے میں عار محسوس نہ فرماتے۔

بچوں سے بڑی محبت فرماتے تھے، اُن کو چومتے اور پیار کرتے تھے۔ فصل کا نیا میوہ سب سے کم عمر بچے جو اس وقت موجود ہوتا، اُس کو دیتے۔ راستے میں بچے مل جاتے تو خود اُن کو سلام فرماتے۔

اسلام سے پہلے عورتیں ہمیشہ ذلیل رہی ہیں لیکن ہمارے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن پر بہت احسان فرمایا۔ اُن کے حقوق مقرر فرمائے اور اپنے برتاؤ سے ظاہر فرما دیا کہ یہ طبقہ حقیر نہیں ہے بلکہ عزت اور ہمدردی کے لائق ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس ہر وقت مردوں کا مجمع رہتا تھا۔ عورتیں دلیری اور بے تکلفی سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے مسائل پوچھتیں، لیکن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بُرا نہ مانتے، اُن کی خاطر داری کا خیال رکھتے تھے۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ساری دنیا کے لیے رحمت بن کر آئے تھے۔ اس لیے کسی کے ساتھ بھی زیادتی اور ناانصافی کو پسند نہ فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ جانوروں کے ساتھ لوگ جو بے پروائی برتتے تھے، وہ بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو گوارا نہ تھی اور اُن بے زبانوں

NOT FOR SALE
PCTB

پر جو ظلم ہوتا آیا تھا، اس کو روک دیا۔

آپ خاتم النبیین ﷺ کی نظر میں امیر و غریب سب برابر تھے، قبیلہ مخزوم کی ایک عورت چوری کے جُرم میں گرفتار ہوئی۔ لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، جن کو آپ خاتم النبیین ﷺ بہت چاہتے تھے، سفارش کرائی۔ حُضور خاتم النبیین ﷺ نے سب سے فرمایا: "تم سے پہلے کی قومیں اس لیے برباد ہوگئیں کہ جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب معمولی آدمی جرم کرتا تو وہ سزا پاتا۔ خدا کی قسم! اگر محمد (رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ) کی بیٹی بھی چوری کرتی تو اس کے بھی ہاتھ کاٹے جاتے۔"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مَیں نے دس برس آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں گزارے مگر آپ خاتم النبیین ﷺ نے نہ کبھی ڈانٹا، نہ مارا، نہ یہ پوچھا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے تمام عمر کبھی کسی کو نہیں مارا اور یہ کیا عجیب بات ہے کہ ایک فوج کا جرنیل، جس نے مسلسل نو برس لڑائیوں میں گزارے اور جس نے کبھی لڑائی کے میدان سے مُنھ نہیں موڑا، اپنے دشمن پر کبھی تلوار نہیں اُٹھائی اور نہ اپنے ہاتھ سے کسی پر وار کیا۔ اُحد کے میدان میں جب ہر طرف سے آپ خاتم النبیین ﷺ پر، پتھروں، تیروں اور تلواروں کی بارش ہو رہی تھی، آپ خاتم النبیین ﷺ اپنی جگہ کھڑے تھے اور جاں نثار دائیں بائیں کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔ اِسی طرح حنین کی لڑائی میں اکثر مسلمان غازیوں کے پاؤں اُکھڑ چکے تھے، حُضور خاتم النبیین ﷺ پہاڑ کی طرح اپنی جگہ کھڑے تھے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے ہیں، لڑائی کے اکثر معرکوں میں آپ خاتم النبیین ﷺ وہاں ہوتے تھے جہاں بڑے بڑے بہادر کھڑا ہونا اپنی شجاعت کا آخری کارنامہ سمجھتے تھے مگر ایسے خوفناک مقاموں میں رہ کر بھی دشمن پر ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

سال ہا سال کی ناکامی کی تکلیفوں کے بعد بھی کبھی مایوسی نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے دل میں راہ نہ پائی اور آخر وہ دن آیا جب آپ خاتم النبیین ﷺ اکیلے سارے عرب پر چھاگئے۔ مکّے کی تکلیفوں سے گھبرا کر ایک صحابی نے درخواست کی: "یارسول اللہ! آپ ہم لوگوں کے لیے کیوں مدد کی دعا نہیں فرماتے؟" یہ سُن کر آپ خاتم النبیین ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا: "تم سے پہلے جو لوگ گزرے، اُن کو آروں سے چیر اگیا، اُن کے بدن پر لوہے کی کنگھیاں چلائی گئیں، جس سے گوشت پوست سب کٹ جاتا لیکن یہ تکلیفیں بھی اُن کو حق سے نہ پھیر سکیں۔ خدا کی قسم! دینِ اسلام اپنے کمال کے مرتبے پر پہنچ کر رہے گا یہاں تک کہ صنعا (یمن) سے حضرموت تک ایک سوار اس طرح بے خطر چلا جائے گا کہ اُس کو خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا۔"

آپ خاتم النبیین ﷺ کا وہ عزم اور استقلال یاد ہوگا جب آپ خاتم النبیین ﷺ نے اپنے چچا کو جواب دیا تھا:

"چچا جان! اگر قریش میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں تب بھی حق کے اعلان سے باز نہ رہوں گا۔"

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بھوکا آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ازواجِ مطہراتؓ میں سے کسی کے ہاں کہلا بھیجا۔ جواب آیا، گھر میں پانی کے سوا کچھ نہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے دوسرے گھروں میں آدمی بھیجا۔ وہاں سے بھی

NOT FOR SALE PCTB

یہی جواب آیا۔ غرض آٹھ نو گھروں میں سے کہیں پانی کے سوا کھانے کی کوئی چیز نہیں نکلی۔

ایک دن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھوک میں ٹھیک دوپہر کو گھر سے نکلے۔ راستے میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے۔ یہ دونوں بزرگ بھی بھوکے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُن کو لے کر حضرت ابوایّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر آئے۔ اُن کو خبر ہوئی تو دوڑے آئے اور باغ سے جا کر کھجوروں کا ایک خوشہ توڑ لائے اور سامنے رکھ دیا۔ اس کے بعد ایک بکری ذبح کی اور کھانا تیار کیا اور سامنے لا کر رکھا۔ آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک روٹی پر تھوڑا سا گوشت رکھ کر فرمایا: "یہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے یہاں بھجواؤ، اُس کو کئی دن سے کھانا نصیب نہیں ہوا۔"

آنحضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جب وفات پائی تو حالت یہ تھی کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زِرہ، تین سیر جَو پر ایک یہودی کے پاس گروی تھی۔ جن کپڑوں میں وفات ہوئی اُن میں اوپر تلے پیوند لگے ہوئے تھے۔

مزاجِ مبارک میں سادگی بہت تھی۔ کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، اٹھنے بیٹھنے کسی چیز میں تکلّف پسند نہ تھا۔ جو سامنے آجاتا وہ کھا لیتے۔ پہننے کے لیے موٹا جھوٹا جو مل جاتا اس کو پہن لیتے۔ زمین پر، چٹائی پر، فرش پر، جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ خدا کی نعمتوں سے جائز طور پر فائدہ اُٹھانے کی اجازت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ضرور دی لیکن تن پروری اور عیش نہ اپنے لیے پسند فرمایا نہ عام مسلمانوں کے لیے۔

صفائی کا خاص خیال رہتا۔ ایک شخص کو میلے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا کہ اس سے اتنا نہیں ہوتا کہ کپڑے دھو لیا کرے۔ گفت گو ٹھہر ٹھہر کر فرماتے تھے۔ ایک ایک فقرہ الگ ہوتا۔ کسی کی بات کاٹ کر گفت گو نہ فرماتے۔ جو بات ناپسند ہوتی اُس کو ٹال دیتے۔ زیادہ تر چپ رہتے اور بے ضرورت گفت گو نہ فرماتے۔ ہنسی آتی تو مسکرا دیتے۔

دنیا سے بے رغبتی کے باوجود آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خشک مزاجی اور رُوکھا پن پسند نہ تھا، کبھی کبھی دل چسپی کی باتیں فرماتے۔ ایک بار ایک بُڑھیا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئی اور جنّت کے لیے دعا کی خواہش کی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ بُڑھیاں جنّت میں نہ جائیں گی۔ اس کو بہت رنج ہوا۔ روتی ہوئی واپس چلی گئی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے لوگوں سے کہا کہ اُس سے کہہ دو کہ بُڑھیاں جنّت میں نہ جائیں گی مگر جوان ہو کر جائیں گی۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہر لحظہ اور ہر لمحہ خدا کی یاد میں لگے رہتے۔ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے غرض ہر وقت اس کی خوشی کی تلاش رہتی اور ہر حالت میں دل اور زبان سے اللہ کی یاد جاری رہتی۔ رات کا بڑا حصّہ خدا کی یاد میں بسر ہوتا۔ کبھی پوری پوری رات نماز میں کھڑے رہتے اور بڑی بڑی سورتیں پڑھتے۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بڑے پیارے پیغمبر تھے، پھر بھی فرمایا کرتے کہ مجھے کچھ نہیں معلوم کہ میرے اوپر کیا گزرے گی۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بار حُضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نماز پڑھ رہے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، روتے روتے اس قدر ہچکیاں بندھ گئی تھیں کہ معلوم ہو رہا تھا کہ چکّی چل رہی ہے یا ہانڈی اُبل

NOT FOR SALE
PCTB

رہی ہے۔ ایک بار آپ ﷺ ایک جنازے میں شریک تھے، قبر کھودی جا رہی تھی۔ آپ ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور یہ منظر دیکھ کر رونے لگے، یہاں تک کہ زمین تر ہو گئی۔ پھر فرمایا: "بھائیو! اُس دن کے لیے سامان کر رکھو۔"

(رحمتِ عالمؐ)

مشق

۱ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) رسولِ کریم ﷺ کی ساری زندگی قرآن مجید کی تھی:

(الف) تشریح (ب) وضاحت (ج) تفسیر (د) عملی تفسیر

(ii) فِدک کے رئیس نے غلّہ بھیجا:

(الف) دو اونٹوں پر (ب) تین اونٹوں پر (ج) چار اونٹوں پر (د) پانچ اونٹوں پر

(iii) آپ ﷺ کا فرمان ہے: "خدا کی قسم! وہ مومن نہ ہو گا جس کا پڑوسی اس کی _____ سے بچا ہوا نہ ہو۔"

(الف) ریشہ دوانیوں (ب) فتنہ انگیزیوں (ج) سازشوں (د) شرارتوں

(iv) آپ ﷺ فصل کا میوہ سب سے پہلے عطا فرماتے:

(الف) کم عمر بچّے کو (ب) نوجوان کو (ج) اُدھیڑ عمر کو (د) ضعیف العمر کو

(v) آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا عرصہ لڑائیوں میں بسر ہوا:

(الف) آٹھ برس (ب) نو برس (ج) دس برس (د) گیارہ برس

(vi) حضرت _____ کو آپ ﷺ کے گھر آنے کی خبر ہوئی تو وہ باغ سے جا کر کھجوروں کا ایک خوشہ توڑ لائے۔

(الف) عثمان غنیؓ (ب) ابو ایّوب انصاریؓ (ج) ابو عبیدہؓ (د) سلمان فارسیؓ

۲ سبق "اخلاقِ حسنہ" کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) کس سے پوچھا گیا کہ حضورِ انور ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟

(ب) آپ ﷺ گھر کے کس نوعیت کے کام کاج کرنے کو عار نہیں سمجھتے تھے؟

(ج) خندق کھودتے وقت آپ ﷺ نے کیا کام انجام دیا؟

(د) اگر کسی ایسے شخص کا انتقال ہوتا جس کے ذمّے قرض ہوتا اور اس کے بارے میں آپ ﷺ کا کیا ارشاد تھا؟

(ہ) آپ ﷺ کا پڑوسیوں کے بارے میں کیسا سلوک رَوا رکھنے کا فرمان ہے؟

NOT FOR SALE
PCTB

۳ نیچے دی ہوئی تراکیب کے معانی لکھیں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

حضورِ انورؐ	حسنِ اخلاق	داد و دہش	مسجدِ نبویؐ	چہرۂ مبارک	عزم و استقلال

۴ دیے ہوئے واحد الفاظ کے جمع لکھیں۔

اخلاق	معجزہ	فرمان	رئیس	مسکین	سفارش	جاں نثار	باغ	اعلان

۵ دیے ہوئے جمع الفاظ کے واحد بنائیں۔

ہچکیاں	گناہ گاروں	عنہم	صحابہ	ازواج	وارثوں	مسائل	کنگھیاں	کھجوروں

نثر پارے کی تشریح

۶ نیچے دیے ہوئے نثر پارے کی تشریح کریں۔ تشریح سے پہلے مصنف کا نام، سبق کا عنوان اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیں۔

"مزاجِ مبارک میں سادگی بہت تھی۔ کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، اٹھنے بیٹھنے، کسی چیز میں تکلّف پسند نہ تھا۔ پہننے کے لیے موٹا جھوٹا جو مل جاتا، اس کو پہن لیتے۔ زمین پر، چٹائی پر، فرش پر، جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ خدا کی نعمتوں سے جائز طور پر فائدہ اُٹھانے کی اجازت آپ نے ضرور دی لیکن تن پروری اور عیش نہ اپنے لیے پسند فرمائی نہ عام مسلمانوں کے لیے۔"

مصنف کا نام : سیّد سُلیمان نَدوی

سبق کا عنوان : اخلاقِ حسنہ

مشکل الفاظ کے معانی

مزاجِ مبارک	بابرکت طبیعت	نعمتوں	اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چیزوں
تکلُّف	ظاہر داری، بناوٹ	تن پروری	بدن کو پالنا، آرام طلبی

تشریح:

زیرِ تشریح نثر پارے میں مصنف (سیّد سُلیمان نَدوی) رسولِ پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی طبیعت کے طور طریقے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسولِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی طبیعت میں سادگی بہت تھی اور وہ ہر کام میں سادگی پسند کرتے تھے۔ اُٹھنے بیٹھنے کا معاملہ ہوتا، کھانے پینے کا یا پھر لباس پہننے اور اوڑھنے کا، کسی چیز میں بھی آرام طلب نہ تھے اور نہ ہی آرام طلبی کو اپنے نزدیک آنے دیتے تھے۔

سیّد سُلیمان نَدوی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عادات و اطوار کے بارے میں مزید لکھتے ہیں کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی طبیعت میں

NOT FOR SALE PCTB

سادگی اس قدر زیادہ تھی کہ جو کچھ کھانے پینے کو سامنے آجاتا، بغیر کسی ناگواری کا اظہار کیے خوش دلی کے ساتھ کھاپی لیتے اور جو کچھ لباس پہننے کو مل جاتا خوشی خوشی پہن لیتے۔ اگر بیٹھنا ہوتا تو جہاں جگہ ملتی، وہیں بیٹھ جاتے اور یہ کبھی نہیں کہا تھا کہ میں تو صرف چٹائی پر یا پکّے فرش پر بیٹھوں گا۔

مصنّف آپ خاتم النبیین ﷺ کی سادگی کے حوالے سے مزید لکھتے ہیں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ چیزوں کو جائز طریقے سے استعمال کرنے کی اجازت ضرور دی لیکن ان چیزوں سے نہ تو خود ناجائز فائدہ اٹھایا اور نہ ہی مسلمانوں کو ناجائز فائدہ اٹھانے کی اجازت دی۔ اگر کوئی مسلمان چیزوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتا تو آپ خاتم النبیین ﷺ اس کو ہرگز پسند نہ فرماتے۔

۷۔ **مندرجہ بالا نثر پارے کی تشریح کی روشنی میں درج ذیل نثر پارے کی تشریح کریں اور مصنّف کا نام اور سبق کا عنوان بھی دیں۔**

حضور خاتم النبیین ﷺ بڑے مہمان نواز تھے ــــــــ سب مزدوروں کے ساتھ مل کر آپ خاتم النبیین ﷺ نے کام کیا۔

سرگرمیاں:

- طلبہ ہجرتِ مدینہ اور مؤاخاتِ مدینہ کے موضوع پر اپنے خیالات کلاس میں پیش کریں۔
- "آپ خاتم النبیین ﷺ کا بچّوں کے ساتھ حسنِ سلوک" پر ایک پیراگراف لکھیں۔

NOT FOR SALE
PCTB

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ سوانح عمری اور سیرت نگاری میں کیا فرق ہے۔

۲۔ اساتذہ طلبہ کو سیّد سُلیمان ندوی کے سوانحی حالات بیان کرتے ہوئے انھیں آگاہ کریں کہ مولانا شبلی نعمانی "سیرت النبیؐ" کی چھے جلدوں میں سے پہلی دو جلدوں کی تکمیل ہی کر پائے تھے کہ ناگہانی طور پر اُن کا انتقال ہو گیا اور باقی ماندہ جلدیں ان کے شاگردِ رشید سیّد سُلیمان ندوی نے ان کے فراہم کردہ مواد سے مکمل کیں۔

۳۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ سیّد سُلیمان ندوی نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر "رحمتِ عالمؐ" بچّوں، خصوصاً طالب علموں کے لیے لکھی ہے۔

۴۔ اساتذہ طلبہ کو اعلانِ نبوّت سے پہلے عربوں کے ناگفتہ بہ حالات و واقعات سے آگاہ کریں اور انھیں "مسدّسِ حالی" پڑھنے کی ترغیب دیں۔

۵۔ اساتذہ طلبہ سے آپ خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق و عادات کے حوالے سے ایک فہرست مرتّب کرائیں جس میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی کسی بھی عادت کا ایک بار سے زیادہ ذکر نہ ہو۔